لاہور میں خواتین کے حلقہ ہائے درسِ قرآن: طُرقِ تدریس اور مسائل

آسیہ شبیر*

طاہرہ عبدالقدوس**

خواتین نسل انسانی کا تقریباً نصف ہیں۔ کارخانہ حیات میں تخلیق کی مکمل ذمہ داری سنبھالنے کے ساتھ وہ دیگر معاملات میں بھی مردوں کے ساتھ معاون اور شریکِ کار ہیں۔ دور حاضر میں زندگی کے تمام شعبوں میں عورت کا کردار بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ اس اعتبار سے منفرد ہے کہ خواتین کے لیے بعض استثنائی میدانوں کو چھوڑ کر، حصول علم کے دروازے ہمیشہ کھلے رہے۔ کاشانۂ نبوت سے لے کر عام مسلمان عورتوں تک سب نے محسوس کر لیا تھا کہ طلبِ علم ان پر بھی ویسے ہی فرض ہے جیسے مردوں پر، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خاص عورتوں کی تعلیم کے لیے مقرر فرما دیا تھا۔(۱) دینی معاملات میں استفسارات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی تشجیع بھی فرماتے، جس سے ان کا یہ ذوق اور بھی بڑھا۔ دورِ نبوی ہی سے قرآن مجید کی وہ سورتیں عورتوں کو اہتمام سے سکھائی جاتی تھیں جن میں خواتین سے متعلق تفصیلی احکام بیان ہوئے تھے حتیٰ کہ فتوحات ایران کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو بھی لکھا: علّموا نساءکم سورۃ النور (۲)

امہات المومنینؓ کو چونکہ قرآن مجید میں نصیحت فرمائی گئی تھی:

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ (۳)

تعمیل ارشاد کے طور پر ازواج مطہراتؓ قرآنی فہمی پر توجہ دیتیں اور احادیث کو اچھی طرح یاد رکھتی تھیں مگر حضرت عائشہؓ اور ام سلمٰی رضی اللہ عنہا اس معاملے میں بہت آگے تھیں۔ حضرت عائشہؓ، حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کے دور میں فتویٰ دیا کرتی تھیں حتیٰ کہ اپنے وصال تک فتویٰ دیتی رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اکابر صحابہؓ ان کی خدمت میں آدمی بھیج کر ان سے احادیث وسنن کے بارے میں سوال کرتے تھے۔(۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تو تفسیر، حدیث اور فتویٰ میں بھی اتنا ملکہ حاصل تھا کہ امام زہری نے فرمایا: **لو جمع علم عائشة الى علم جميع ازواج النبى و علم جميع النساء لكان علم عائشة افضل** (۵) علم تفسیر میں ان کی خاص شہرت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نئی نازل ہونے والی آیات کے بارے میں استفسار فرماتیں اور جو کچھ سنتیں اسے یاد رکھتیں اور بکثرت مختلف مواقع پر اس سے استدلال فرماتیں (۶)۔ مثلاً جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **من حوسب عذب** ۔ تو حضرت عائشہؓ نے استفسار فرمایا کہ

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

**لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: ﴿فَسَوف یُحاسبُ حِسَابا یسِیرا﴾ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آیت سے مراد اعمال کی پیشی ہے لیکن جس کے اعمال میں جرح وقدح شروع ہوئی، وہ برباد ہی ہوا۔(۷)

اس جیسی کتنی ہی مثالیں سیرت عائشہؓ اور سیرت صحابیاتؓ میں ملتی ہیں۔ان خواتین کے استفسارات نے بعد کے لوگوں کے لیے قرآن مجید کے فہم کا راستہ کھولا۔ یہ ذوق وشوق اور قرآن مجید کی محبت عام خواتین میں بھی کتنی تھی، اس کا اندازہ اس مشہور روایت سے ہوتا ہے کہ حضرت ام ایمنؓ وصال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت رویا کرتی تھیں۔لوگوں نے انہیں اس سے روکا تو انہوں نے فرمایا مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگا۔ میں اس لیے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی الٰہی کا سلسلہ بند ہوگیا ہے۔(۸)

مسلمانوں کے ہاں قرآن مجید سے تعلق کی یہ روایت نسلاً بعد نسلٍ بھی چلتی رہی۔صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں، جنہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار فرمایا تھا کہ یہ علم ہم سے کس طرح اٹھ جائے گا جبکہ ہم قرآن مجید کو پڑھتے رہیں گے اور اپنے بچوں اور عورتوں کو پڑھاتے رہیں گے؟(۹)

برِّصغیر میں خواتین کا مطالعہء قرآن مجید:

برصغیر کی تاریخ میں بھی مسلم خواتین کی یہ علمی تگ وتاز جاری رہی۔ یہاں شاہ ولی اللہؒ اور ان کے بیٹوں کے تراجم قرآن نے جہاں مردوں میں قرآن مجید سے تعلق جوڑنے کے معاملے میں بیداری پیدا کی، وہیں عورتوں کو بھی گھروں میں بیٹھے اس سے استفادہ کا موقع ملا۔مولانا ابوالحسن علی ندوی نے بڑے دلچسپ پیرائے میں اس کا تذکرہ کیا ہے: ''شاہ عبدالقادرؒ اور ان کے بھائی شاہ رفیع الدینؒ کے لفظی اور بامحاورہ دونوں ترجمے مسلمانوں کے گھروں میں ایسے عام ہوئے اور قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ ان کے پڑھنے کا ایسا رواج ہوا جس کی مثال کسی دوسری دینی کتاب کے بارے میں نہیں مل سکتی۔''(۱۰) وہ یہ ترجمہ خود کسی سے پڑھتیں اور روایتِ حدیث کی طرز پر آگے اپنے گھر کے بچوں اور خواتین کو پڑھاتیں اور سکھاتیں جیسے کہ ندوی صاحب نے آگے چل کر لکھا ہے: ''میں نے موضح القرآن کی سماعت وروایت اپنی نانی صاحبہ سیدہ حمیرا بنت شاہ علم الھدی حسنی نصیرآبادی سے کی ہے، جنہوں نے شاہ عبدالقادر سے روایت کی ہے اور جنہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی تھی۔''(۱۱)

شاہ ولی اللہ کے سب سے بڑے بیٹے شاہ عبدالعزیزؒ قرآن مجید کا خاص ذوق رکھتے تھے۔انہوں نے دہلی میں ہفتے میں دو مرتبہ درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا، وہاں خواص وعوام کے علاوہ خواتین بھی ذوق وشوق سے شریک ہوتی تھیں۔(۱۲) اسی طرح شاہ اسماعیل شہیدؒ نے بھی مردوں کے ساتھ ساتھ خاص طور پر عورتوں کو مخاطب کیا حتیٰ کہ ان طبقات کی خواتین کو بھی جنہیں شریف لوگ اور علماء مخاطب کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔(۱۳) بہت سے علماء کے مواعظ اور تفسیری دروس میں یہ روایت چلتی رہی۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

لاہور کے حلقہ ہائے درس:

اس تحقیق کے لیے لاہور شہر کے حلقہ ہائے درسِ قرآن کو منتخب کیا گیا۔ پاکستان کے اس دوسرے بڑے شہر میں خواتین کے دینی مدارس کی بھی کافی بڑی تعداد موجود ہے لیکن حلقہ ہائے درس کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ قرآن مجید کے مطالعے کی سرگرمی انفرادی طور پر بھی جاری ہے اور اجتماعی طور پر بھی دینی جماعتوں اور تنظیمات کے تحت یہ سلسلہ جاری ہے۔ انفرادی حلقے عام طور پر مدارس سے فارغ التحصیل (عالمہ وغیرہ) یا مختصر کورس مکمل کر لینے والی خواتین قائم کرتی ہیں۔ عام طور پر ایسے حلقوں کا کسی ادارے یا تنظیم سے تعلق نہیں ہوتا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ کاوش تو انفرادی ہوتی ہے لیکن مدرّسات اپنے ادارے سے عملی وابستگی برقرار رکھے ہوئے ہوتی ہیں۔

اجتماعی طور پر لاہور شہر میں خواتین کے بعض فعال ادارے بھی اس طرح کے پروگرام وسیع پیمانے پر چلاتے ہیں۔ اخبارات، سڑکوں کے کنارے بینرز اور اشتہارات کے ذریعے اپنی سرگرمی کی بڑے پیمانے پر تشہیر کرتے ہیں۔ ان اداروں کے تحت مستقل مدارس تو قائم ہوتے ہی ہیں، لیکن غیر رسمی حلقوں میں بھی خدمتِ دین کا کام مختلف انداز میں کام جاری رکھا جاتا ہے۔ مثلاً بڑے بڑے شادی ہال بک کروا کر وہاں خواتین کے پروگرام، اجتماعی دعا وغیرہ کا اہتمام دورہ قرآن بلکہ بعض اداروں کی طرف سے رمضان کی طاق راتوں میں عبادت اور دعا کا اہتمام بھی کیا گیا۔ یہ ادارے عام طور پر مسلکی بنیاد پر قائم کیے گئے ہیں مثلاً اہلِ حدیث، دیوبندی اور بریلوی وغیرہ، اور یہ مسلکی رنگ اکثر اوقات ان کے پروگراموں میں بھی جھلکتا ہے۔ جیسا کہ جائزوں سے ظاہر ہوا۔

حلقہء خواتین جماعت اسلامی:

جماعت اسلامی پاکستان، قیامِ پاکستان سے پہلے کی جماعت ہے لیکن حلقہ خواتین کا کام پاکستان کے قیام کے کچھ عرصے بعد منظّم ہونا شروع ہوا۔ مولانا مودودیؒ نے اپنے گھر والوں کے ساتھ، حلقہ خواتین کی بعض ارکان کو بھی قرآن مجید کا کافی حصہ سبقاً سبقاً پڑھایا۔ یہی خواتین بعد ازاں لاہور میں خواتین کے دروسِ قرآن کے حلقوں کی اولین مدرّسات بنیں۔ اس اعتبار سے جماعت اسلامی حلقہ خواتین کو بطور تنظیم لاہور شہر میں حلقہ ہائے درس کا بانی قرار دیا جا سکتا ہے۔

جماعت اسلامی کے زیر اہتمام مختلف رہائشی علاقوں میں درس قرآن کے باقاعدہ حلقے قائم کیے گئے ہیں۔ جہاں ہفتہ وار، پندرہ روزہ اور ماہانہ دروس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں دورہء ترجمہء قرآن اور دورہء تفسیر قرآن کی کلاسیں کئی مقامات پر منعقد کروائی جاتی ہیں۔ فہم قرآن انسٹی ٹیوٹ قائم کیا گیا جس کے زیر اہتمام سالانہ اور کم مدت کے قرآنی کورسز متعارف کروائے گئے ہیں۔ فارغ التحصیل طالبات / خواتین وہیں اساتذہ کی زیرِ نگرانی فن تدریس بھی سیکھتی ہیں جس کو مزید بہتر بنانے کے لیے معلمات کو کورسز کروائے جاتے ہیں۔ یہ خواتین اپنے اردگرد اور محلے میں ایسی کلاسوں کے انعقاد کی ذمہ داری سنبھالتی ہیں۔ (۱۴)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

منہاج القرآن ویمن لیگ:

تحریک منہاج القرآن کا ذیلی شعبہ ہے۔ ۱۹۸۸ء میں اس کا آغاز ہوا اور اس کے مقاصد واہداف میں سے ایک اہم نکتہ ''قرآن مجید کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرنا اور اس کی تعلیمات کی طرف رجوع کرنے کی دعوت'' دینا ہے۔ تنظیم کا ڈھانچہ یوں ہے: دعوت، تربیت، تنظیمات اور شعبہ امور طلبہ۔ تنظیم کے مقاصد میں ایک اہم مقصد قرآن کی تلاوت اور تشریح کو فروغ دینا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے سیمینارز، کانفرنس، ٹریننگ کورس اور ورک شاپس وغیرہ منعقد کروائی جاتی ہیں۔ ادارے کے تحت قرآن کی تبلیغ و تعلیم کے لیے عرفان القرآن کیمپ لگایا گیا، جس میں پاکستان بھر سے معلمات کو حلقہ درس قرآن قائم کرنے کی تربیت دی گئی، جس کے بعد خواتین کے حلقہ دروس قرآن کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم ہوا۔ اس کے مقاصد درج ذیل ہیں:

الف۔ قرآن مجید سے قلبی تعلق جوڑ ناب۔ قرآن مجید کی تعلیم کو عام فہم انداز میں خواتین تک پہنچانا

ج۔ قرآنی تعلیمات پر مبنی اسلامی اقدار وافکار کا فروغ

عرفان القرآن کورس میں قرآن مجید کی مکمل تجوید مع عملی مشق، قرآن کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ، تفسیر، عربی گرامر، احادیث نبویؐ اور دعائیں سکھائی جاتی ہیں۔ منتظمین کے دعوے کے مطابق صرف تین ماہ کے عرصے میں خواتین وہ کچھ سیکھ جاتی ہیں جو عام مدارس میں سال ہا سال تک پڑھایا جاتا ہے۔ (۱۵)

الہدیٰ اور النور انٹرنیشنل:

یہ دونوں ادارے اہل حدیث مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والی ڈاکٹر فرحت ہاشمی اور ان کی بہن ڈاکٹر نگہت ہاشمی نے قائم کیے ہیں۔ الہدیٰ ایک رجسٹرا ین جی او ہے جو مختلف مذہبی، فلاحی اور اصلاحی پروگراموں کا انعقاد کرتی ہے۔ یہاں تعلیم القرآن کے نام سے فہم قرآن شارٹ کورس کرائے جاتے ہیں۔ جو عموماً ایک سال کے دورانیے کے ہوتے ہیں۔ تجوید کے چار ماہ پر مشتمل مختصر کورس بھی کروائے جاتے ہیں۔ ان کورسز میں قرآن مجید کی تلاوت اور تجوید، ترجمہ، لفظ بہ لفظ اور تفسیر کروائی جاتی ہے نیز علوم القرآن اور عربی گرامر سے بھی روشناس کروایا جاتا ہے۔ کلاس میں قرآن مجید کی تفسیر صرف ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے آڈیو وڈیو کے ذریعے ہی ہوتی ہے۔ مدرّسات تفسیر کے علاوہ دیگر کلاسیں لیتی ہیں۔ قرآن مجید کے آن لائن کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ النور انٹرنیشنل ڈاکٹر نگہت ہاشمی نے ۱۹۹۶ء میں قائم کیا۔ لاہور کے علاوہ دیگر کئی شہروں میں ان کے کیمپس ہیں۔ یہ قرآن مجید کی تفہیم کے لیے قائم کیا گیا ادارہ ہے، جس کا مقصد لوگوں کو ان کے گھروں میں تعلیمات قرآنی کی آگاہی دینا ہے۔ (۱۶)

زینب اکیڈمی اور حمنہ سنٹرز:

حنفی دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والے پیر ذوالفقار احمد نقشبندی کی زیر نگرانی خواتین اور بچیوں کی دینی تعلیم کے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

لیے قائم کیے گئے ادارے ہیں۔ پیرذوالفقار صاحب کا حلقہ تصوف بھی شہرت رکھتا ہے۔ جس میں وہ باقاعدہ مردوخواتین سے بیعت لیتے ہیں۔۔۔زینب اکیڈمی اور حمنہ سنٹرز کے زیر اہتمام شہر کے مختلف علاقوں میں طالبات کے لیے دینی مدارس قائم کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ان اداروں کے زیر اہتمام کالجوں اور یونیورسٹیوں کی طالبات ،گھریلواور ملازمت پیشہ خواتین (working women) کے لیے مساجد، یونیورسٹیوں، پرائیویٹ اداروں، گھروں اور شہر کے بڑے شادی ہالوں میں لیکچر اور رمضان المبارک میں دورہ قرآن مجید کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لیے بعض اوقات اکٹھے (پردے کے ساتھ) پروگرام رکھتے جاتے ہیں۔ عالمہ طاہرہ یوسف اور عالمہ ماریہ ان اداروں کی روح رواں ہیں۔(۱۸)

طریق تحقیق (Research Methodology)

خواتین کی فہم قرآن کلاسیں کئی طرح کی ہیں مثلاً ☆ ہفتہ وار کلاس ☆ پندرہ روزہ کلاس ☆ ماہانہ دروس اور سالانہ دورہ ءقرآن اس کے علاوہ کئی اہم مواقع پر ہونے والے دروس (مثلاً خوشی، غمی، کسی اہم دن مثلاً بارہ ربیع الاول، عشرہ محرم وغیرہ، استقبال رمضان)۔ جہاں مستقل ہفتہ وار کلاسیں ہیں، وہاں عام طور پر قرآن مجید مسلسل ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔ پندرہ روزہ اور ماہانہ کلاسوں میں قرآنی تعلیمات یا مختلف موضوعات کے تحت دروس کا اہتمام ہوتا ہے۔ دورۂ قرآن میں کہیں تو سادہ ترجمہ کے ساتھ مطالعہ ہوتا ہے۔ (ایک ڈیڑھ گھنٹہ) اکثر جگہ ڈھائی سے تین گھنٹوں کی رمضان کی اس بھرپور کلاس میں ایک مہینے کے اندر پورے قرآن مجید کے ترجمے اور اہم مضامین کے اجمالی تعارف سے گزار دینے کا اہتمام ہوتا ہے۔ درس قرآن کی مستقل ہفتہ وار کلاسوں میں عام طور پر وقت کا بڑا حصہ قرآن مجید کے لیے وقف ہوتا ہے کہیں تجوید، گرامر، ترجمہ اور کہیں کہیں کچھ خاص ابواب حدیثِ نبوی کی کسی کتاب سے بھی شامل کیے جاتے ہیں۔ زیادہ تر کلاسیں (50 فیصد سے زیادہ) دوپہر سے پہلے منعقد ہوتی ہیں کہ اس میں گھریلو خواتین وقت نکال لیتی ہیں۔ میڈیکل ڈاکٹرز کا ایک مستقل حلقہ شام کے وقت ہفتہ وار کلاس کا اہتمام کر لیتا ہے۔ دورہ ءقرآن بھی کچھ فجر کے بعد اور زیادہ تر ظہر سے پہلے رکھے جاتے ہیں کہ ان اوقات میں خواتین سہولت کے ساتھ شرکت کر سکتی ہیں۔

قرآن مجید کی تعلیم وتعلم کے یہ حلقے خواتین پر بے حد مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ (تاہم بغور مشاہدے اور تجزیے سے بعض مسائل سے بھی آگاہی ہوئی۔)

☆ اس حوالے سے اہتمام کیا گیا کہ ان شرکائے حلقہ سے براہ راست معلومات حاصل کی جائیں جو ان حلقہ ہائے درس میں کم ازکم ایک سال سے مستقل شرکت کر رہی ہیں۔

☆ سوال نامے سے حاصل کردہ معلومات کی روشنی میں یہ ضرورت بھی محسوس کی گئی کہ ان حلقہ جات کی ''مدرّسات'' سے بھی کچھ معلومات حاصل کی جائیں کیونکہ ''سامعات'' یا شرکائے دروس کی بعض مشکلات ومسائل کا تعلق پڑھانے والی خواتین کے فہم دین اور طریق تدریس سے تھا۔ چنانچہ مدرّسات کے لیے بھی ایک سوالنامہ تیار ہوا، جو کم ازکم 25 فیصد خواتین

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے پر کروایا گیا۔

☆ ایک اوراہم ذریعہ ان خواتین سے بالمشافہ ملاقات کا اہتمام تھا جو کم از کم دس سے لے کر تیس سال سے فہم قرآن مجید کی کوششوں میں عملاً مصروف ہیں اور عام طور پر ایک سے زیادہ حلقہ درس کی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہیں۔

☆ اس کے علاوہ کئی مقامات پر براہ راست شرکت کے ذریعے درس قرآن اور سامعات و مدرّسات کے طرز عمل کے مشاہدے اور تجزیے کا اہتمام کیا گیا۔ یوں اس رپورٹ کی تیاری میں Qualitative & quantitative research methodology کو بھرپور استعمال کرتے ہوئے نتائج مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(اس مفصل جائزے میں کم از کم سو خواتین شرکاء درس سے مجوزہ سوال نامہ پُر کروایا گیا اور تقریباً 25 مدرّسات سے بھی اہم مسائل واثرات کے حوالے سے آراء حاصل کی گئیں۔)

سروے کے نتائج حاصل کرنے کے لیے SPSS پروگرام کو استعمال کیا گیا ہے۔

اس جائزے میں جن سامعات سے رائے لی گئی ان میں صرف ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم سے لے کر میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے، ایم بی بی ایس، فارمیسی اور پی ایچ ڈی کی ڈگریوں کی حامل خواتین شامل تھیں۔

ٹیبل الف۔ شریکِ درس خواتین کی تعلیمی استعداد

Valid	Frequency	Percent	Valid Percent	Comulative Percent
انڈر میٹرک	01	1.1	1.1	1.1
میٹرک	19	20.9	20.9	22
ایف اے	13	14.3	14.3	36.3
بی اے	31	34.1	34.1	70.3
ایم اے	11	12.1	12.1	82.4
ایم بی بی ایس	11	12.1	12.1	94.5
بی ایڈ/ایم ایڈ	1	1.1	1.1	95.6
پی ایچ ڈی	2	2.2	2.2	97.8
ڈی فارم	1	1.1	1.1	98.9
صرف ناظرہ قرآن	1	1.1	1.1	100
تعلیمی استعداد نہیں لکھی	09	----	----	----
ٹوٹل	100	100	100	100

عام طور پر یہ خواتین ایک سے ڈیڑھ گھنٹے کے درس قرآن مجید کی مستقل شرکاء ہیں اور وہاں معلمات بھی ایک سال

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے زیادہ عرصے سے درس و تدریس میں مصروف ہیں۔

شرکاء درس پر مثبت اثرات:

سوال ناموں میں سے حاصل ہونے والی معلومات کے مطابق شرکاء درس خواتین نے مثبت اثرات اور حلقہ قرآن مجید میں شرکت کے ثمرات و برکات کو واضح کیا ہے۔ 100 فیصد خواتین نے لکھا کہ انھیں دینی معلومات اور عمل، دونوں اعتبار سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ 26 فیصد خواتین نے اجمالاً بتایا کہ انھوں نے اپنی زندگی کے بہت سے معاملات میں اپنی دینی معلومات کی روشنی میں اصلاح کی ہے۔ البتہ 74 فیصد نے اس اصلاح کے مختلف مظاہر کا بھی ذکر کیا۔ اس جائزے کے اہم نکات درج ذیل تھے۔

قرآن مجید سے تعلق:

قرآن مجید کی تدریس کے یہ حلقے خواتین کے قرآن سے تعلق کو مضبوط بناتے ہیں۔ ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنے سننے سے تقریباً 70 فیصد خواتین نے لکھا کہ ان کا قرآن مجید سے تعلق بڑھا ہے۔ یہ ہر دو طرح سے ہے۔ تلاوت میں بھی اور سمجھنے میں بھی۔ 94 فیصد خواتین نے لکھا کہ تجوید کے مختصر سبق سے ان میں یہ احساس پیدا ہوا کہ وہ اپنی تلاوت کو بھی درست کریں البتہ یہ دلچسپ بات تھی کہ صرف 25 فیصد خواتین نے لکھا کہ تجوید کو ان کلاسوں کے باقاعدہ نصاب کا حصہ ہونا چاہیے۔ ظاہر ہے کہ خواتین جس طرح بچپن سے پڑھنے کی عادی ہو چکی ہیں، اس کو سو فیصد درست کرنا آسان نہیں۔ اس کے لیے زیادہ وقت چاہیے جو ہفتہ وار کلاس میں ممکن نہیں ہو پاتا۔

خواتین کے درس قرآن میں شرکت کے محرک کا مطالعہ بھی دلچسپ تھا۔ 36 فیصد خواتین اپنے حلقہ احباب اور پڑوس میں ہونے والی ان کلاسوں میں ایک دوسرے کو شرکت کی دعوت دیتی ہیں، اور چند مرتبہ شرکت کے بعد تقریباً 64 فیصد خواتین کلاس کی مستقل شرکاء میں شامل ہو جاتی ہیں۔ تقریباً دو تہائی کی یہ شرح بڑی حوصلہ افزا ہے۔ ایسے گھروں کی بچیوں اور رشتہ دار خواتین میں بھی ایسی کلاسوں سے تعلق کی شرح 50 فیصد تھی۔ وہ عام طور پر زندگی بھر (مثلاً 20 سال، 25 سال) ان حلقوں سے تعلق قائم رکھتی ہیں۔ یہ خواتین اپنی گھریلو تقریبات اور چھوٹی محفلوں میں باقاعدہ یا بے قاعدہ، درس یا دینی معاملات میں گفتگو کے مواقع بھی پیدا کرتی ہیں اور دینی معلومات میں دوسروں کو شریک کرتی ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ٹیبل ب۔ درس قرآن میں شرکت کے محرّکات

Valid	Frequency	Percent	Valid Percent	Comulative Percent
فہم قرآن کا شوق	14	15.4	15.4	15.4
دینی معلومات کے حصول کی خواہش	05	5.5	5.5	20.9
والدہ کا اصرار	01	1.1	1.1	22.0
ترجمہ قرآن سیکھنے کا ذوق	05	5.5	5.5	27.5
گھر کے قریب ہونا	07	7.7	7.7	35.2
گھر کا دینی ماحول	16	17.6	17.6	52.7
علمِ دین کا حصول	03	3.3	3.3	56.0
گرامر اور تجوید پڑھنے کا شوق	08	8.8	8.8	64.8
دوستی کی وجہ سے شرکت	05	5.5	5.5	70.3
ہمسائی کی دعوت پر	01	1.1	1.1	71.4
اسلام اور قرآن سے محبت	20	20.0	22.0	93.4
دنیا و اخرت کی فلاح	01	1.1	1.1	94.5
اصلاح نفس کا جذبہ	01	1.1	1.1	95.6
استاد کی توجہ سے	03	3.3	3.3	98.9
وجہ نہیں لکھی	10	----	-----	100
	100			100

ذوقِ عبادت میں اضافہ:

قرآن مجید سے تعلق فرض اور نفل عبادات کے ذوق کو بھی پروان چڑھاتا ہے۔ 65 فیصد خواتین نے بتایا کہ ان کلاسوں میں شرکت کے بعد وہ نماز کی پابند ہوگئی ہیں۔ 91 فیصد خواتین نے زکوٰۃ کا حساب کر کے، پابندی سے ادا کرنے کا شعور بیدار ہونے کی بات کی۔ 61 فیصد خواتین نے بتایا کہ وہ عبادات میں خشوع وخضوع پر توجہ دینے کی کوشش کرتی ہیں۔ رمضان کی دورہ قرآن کی کلاس میں وہ دیگر لوگوں کو بھی شریک کرتی ہیں اور روزے کے احکام ومسائل کی واقفیت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ نوافل (نمازیں، صدقات وغیرہ) کا ذوق بھی بڑھتا ہے، خاص طور پر خصوصی مواقع کے لحاظ سے ہونے والے دروس

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے ذریعے۔

معاملات اور اخلاق میں بہتری:

خواتین کی اکثریت نے اپنے جوابات میں یہ اظہار بھی کیا کہ انھوں نے قرآن پڑھنے کے بعد معاملات اور اخلاق میں اپنی اصلاح پر توجہ کی ہے جس طرف پہلے ان کا خیال نہیں جاتا تھا۔ درگزر، صبر و شکر، قناعت، توکل، ہمدردی، مہربانی اور خاندانی زندگی میں اخلاقی اصلاح کی کوششوں میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچانا، اور حسبِ استطاعت دوسروں کی مدد کی کوشش کرنا اور بخل سے پرہیز بعض نمایاں اخلاقیات تھیں جن کا خواتین نے لکھا۔ اسی طرح رشتے داروں سے تعلق کو بہتر بنایا۔

معاملات زندگی میں سب سے زیادہ خواتین نے خوفِ خدا کا احساس، حلال وحرام کی پہچان کا شعور بیدار ہونے کی بات کی۔ 98 فیصد سے زیادہ جائزوں میں حجاب اور ساتر لباس کے رجحان میں اضافے کا تذکرہ بھی آیا اور یہ بھی کہ ان میں بے حیائی کی مختلف صورتوں سے بے زاری پیدا ہوئی ہے۔ اپنے فرائض کی ادائیگی کے احساس میں اضافہ ہوا ہے۔ 84 فیصد خواتین نے اظہار کیا کہ ان کے دنیاداری میں انہماک (لباس، گھریلو سجاوٹ، غیر ضروری شاپنگ، غیر ضروری مصروفیات) میں بہت کمی آئی ہے اور انھوں نے اس مقابلے بازی سے گریز کا شعوری فیصلہ کیا ہے۔ 80 فیصد خواتین نے بتایا کہ ان میں خلافِ شرع کاموں سے اجتناب کا داعیہ پیدا ہوا ہے۔

اولاد اور افرادِ خانہ کی تربیت:

دروس قرآن مجید کے ان حلقوں میں شریک خواتین میں بچوں اور اہل خانہ کی دینی تربیت کا احساس بیدار ہونے کا معاملہ بڑا نمایاں ہے۔ اکثر وہ اس حوالے سے فکرمندی کا اظہار کرتی، سوالات کرتی اور ایک دوسرے سے تجربات کا باہمی تبادلہ کرتی (دوران درس ہی) نظر آتی ہیں۔ مثلاً ایک خاتون نے سوال کیا۔ ''مجھے تو قرآن مجید کی سمجھ اب آئی ہے۔ بچے بڑے ہوگئے ہیں غفلت کے ڈھب پر، ان کے لیے کیا کروں؟'' ایک خاتون نے بتایا: ''میں نے چھوٹے بچوں پر زیادہ توجہ شروع کی ہے۔ ابھی انھیں آسانی سے ڈھالا جاسکتا ہے، اگرچہ بڑوں کو بھی توجہ دلاتی رہتی ہوں''۔ بچیوں بچوں کے لباس اور دیگر معاملات پر بھی خواتین نے توجہ شروع کی ہے، جس کا پہلے انھیں احساس نہیں تھا۔ شوہروں اور گھر کے بڑوں کے لیے بھی حکمت کے ساتھ پابندی نماز روزہ کی تلقین کی کوشش کرتی ہیں اور نیکی کے کاموں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔

خدمتِ خلق کا جذبہ اور انفاق فی سبیل اللہ:

قرآن وحدیث کی تعلیم کے اثر سے خواتین میں انفاق فی سبیل اللہ اور خدمتِ خلق کا جذبہ بھی فروغ پذیر ہوا ہے۔ اس حوالے سے خواتین کی تنظیمات کا کردار زیادہ نمایاں ہے۔ عام خواتین غریب رشتہ داروں اور قریب کے لوگوں کا خیال رکھ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پاتی ہیں لیکن دینی جماعتوں کے ملک گیر نظام کے باعث ان کی فلاحی سرگرمیوں اور ہنگامی حالات میں امداد (سیلاب، زلزلے وغیرہ) کے لیے باقاعدہ ادارے موجود ہیں۔ دروسِ قرآن کے خواتین کے حلقوں کو ان تنظیمات کے ذریعے اپنی امداد دور دراز کے علاقوں تک پہنچانے کا موقع مل جاتا ہے۔ مثلاً ایک خاتون اپنی مدرّسہ سے تھر میں پانی کا کنواں کھدوانے کا خرچ معلوم کر رہی تھیں۔ ایک اور موقع پر درس میں موجود خاتون نے بتایا کہ انھوں نے اپنا گھر فلاں دینی فلاحی تنظیم کو وقف کر دیا ہے۔

معاشرتی میل جول میں اضافہ:

دروس قرآن مجید کے ان حلقوں کے ذریعے خواتین کے مثبت معاشرتی میل جول میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہ خواتین جو عام طور پر گھر داری کی مصروفیات میں سے محلے داروں کی خبر گیری کا وقت نہیں نکال پاتیں، یہ محفل ان کے لیے خوش گوار ماحول میں میل ملاقات کا موقع پیدا کرتی ہے۔ (بالکل ایسے ہی جیسے ایک محلے کے مردوں کی نماز باجماعت)۔ بڑی عمر کی وہ خواتین جو بعض اوقات گھروں میں بے اعتنائی کا شکار ہوتی ہیں، ان کی تنہائی دور کرنے اور مثبت نفسیاتی رویوں کے حصول کے لیے بھی یہ کلاسیں اہم ہیں۔ کلاسوں میں اکثر عملی رہنمائی کی جاتی ہے۔ چنانچہ یہ خواتین عبادات، اذکار اور دیگر مثبت سرگرمیوں میں اچھی خاصی مصروف ہو جاتی ہیں۔ خوشی غمی کے مواقع میں بھی یہ معاشرتی تعلقات سہارے کے باعث بنتے ہیں۔ مسائل حیات سے آنے والے ذہنی دباؤ (tension) کا مقابلہ کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے، کہ باہمی تعلق کے ساتھ ساتھ ذکر الٰہی کی یہ محفلیں سکونِ قلب کا باعث بنتی ہیں۔

مسائل اور مشکلات:

دروسِ قرآن مجید کے انفرادی اور اجتماعی حلقوں کی کاوشوں کے خواتین پر بلاشبہ بہت سے مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ لیکن تفصیلی سروے اور مشاہدے سے بعض جگہ کچھ مسائل سامنے آئے، جن میں سے بعض اہم مسائل کا تذکرہ ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

مسلکی اثرات کا مسئلہ:

سب سے بڑا مسئلہ جو دونوں سوالناموں (مدرّسات سے اور شرکاء درس سے) انٹرویز، مشاہدات اور ملاقاتوں سے سامنے آیا، مسلکی رواداری کے حوالے سے تھا۔

مدرّسات سے ایک سوال یہ کیا گیا تھا کہ کیا آپ کے حلقہء درس میں صرف ایک ہی مسلک کی خواتین شرکت کرتی ہیں یا ہر مسلک کی۔ سو فیصد جواب یہ تھا کہ ہر مسلک سے تعلق رکھنے والی شرکاء درس، ہر درسِ قرآن میں موجود ہوتی ہیں۔ اس کی بڑی وجہ خواتین کی مجبوری بھی ہے کہ وہ اپنے قریب ترین مقام پر درس میں شامل ہو جاتی ہیں۔ ایسے میں مدرّسات کے طرزِ عمل میں وسعت اور رواداری نہ ہو تو دلوں میں تنگی پیدا ہونا اور مسلکی رجحانات میں اضافہ ایک فطری عمل ہے۔ دوسری طرف شرکاءِ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

درس سے سروے میں حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ 40 فیصد خواتین کسی خاص مسلک یا تنظیم کے حلقہ درس میں شرکت کرتی ہیں اور اسے اپنے مسلکی نقطہ نظر سے ہی ترجیح دیتی ہیں۔ باقی 60 فیصد خواتین ہر حلقے اور ہر تنظیم کے درس میں شریک ہو جاتی ہیں۔

مشاہدات سے جو مسلکی سوالات دیکھنے کو ملے، وہ کوئی بڑے مسائل نہیں تھے۔ نکاح وطلاق کے عملی مسائل میں عام طور پر لوگ علماء اور مفتی حضرات سے رہنمائی لیتے ہیں۔ خواتین کے حلقوں میں طریقہ نماز، وتر پڑھنے کا طریقہ، تراویح کی تعداد اعتکاف کے بعض مسائل وغیرہ عام طور پر دیکھنے کو ملے۔ (یہ سوالات اب کالج میں اسلامیات لازمی پڑھنے والی ایف اے اور بی اے کی طالبات بھی اٹھانے لگی ہیں جس پر ایک مرتبہ کلاس بدمزگی کا شکار ہوگئی) اہل علم جانتے ہیں فقہاء اربعہ کے ہاں اس حوالے سے کتنی وسعت موجود رہی ہے، کہ دوسرے کے ہاں نماز ادا کرتے ہوئے وہ انھیں امام بنا کر ان کے طریقے پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

مدرّسات سے اس سوال کے جواب میں، کہ آپ کا مسلک کیا ہے اور آپ کس مسلک کو درست سمجھتی ہیں اور کیا آپ کے خیال میں کسی دوسرے مسلک کے مطابق عمل کی گنجائش بھی ہے؟ یہ رائے 70 فیصد تک دیکھنے کو ملی کہ ان کا مسلک فلاں ہے اور وہی درست ہے۔ 50 فیصد نے یہ بھی لکھا کہ اس کے علاوہ کوئی طریقہ درست نہیں ہے۔ رائے شماری کا یہ جائزہ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ مسلکی ترویج بھی بہت سے مقامات پر پیش نظر رہتی ہے۔ بعض اوقات ایسے سوالات استاذہ کی مرضی سے اٹھائے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک دورہ قرآن مجید میں، جبکہ رمضان نصف سے زائد گزر چکا تھا، مستقل مدرّسہ کے ساتھ ایک تشریف لائیں جو کسی مدرسے سے تازہ فارغ التحصیل ہوئی تھیں۔ قرآن مجید کی دو سورتیں انھوں نے تفسیر کے ساتھ پڑھائیں، دوران تفسیر بھی ایک دو شاذ آراء پر اصرار کیا۔ درس ختم ہونے کے بعد ان کے ساتھ تشریف لانے والی ایک اور خاتون نے سیاق وسباق سے ہٹ کر، دوسرے مسلک کے لیے مذمتی پیرائے میں، تراویح کا سوال اٹھا دیا۔ اس طویل سوال کے دوران ہی خواتین کی طبیعت مکدّر نظر آنے لگی اور دو گھنٹوں سے جاری خوشگوار محفل بدمزگی کا شکار ہوگئی۔ آدھی سے زیادہ خواتین پورا جواب سنے بغیر اٹھ کر روانہ ہوگئیں۔ کئی ایک نے جاتے جاتے فرقہ واریت کی مذمت میں تبصرے بھی کیے۔

تفاہم کی فضا کا متاثر ہونا اور حقیقی مقاصد سے دوری:

مسلکی نقطہ نظر کو ابھار کر بیان کرنے سے بعض تفاہم کی فضا متاثر اور مکدر ہوتی ہے اور وہ لوگ، جن میں مسلکی شعور زیادہ واضح نہیں تھا، وہ بھی ''اپنے'' حلقوں کو تلاش کرنے لگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ 40 فیصد خواتین کی رائے تھی کہ وہ صرف اپنے ہی مسلک کا درس سنتی ہیں، کوئی اور نہیں۔ کسی ایک فقہی نقطہ نظر کا قائل ہونا بالکل بجا ہے۔ جمہور علماء امت اس کے قائل ہیں، لیکن پورے حق کو کسی ایک ہی مسلک میں منحصر سمجھ لینے، اپنے ہی طریقے پر مسلسل اصرار اور دوسرے طریقے کی بہانے سے مستقل تنقیص وتردید سے فضا تنگ ہونے لگتی ہے۔ دروس قرآن کے سارے حقیقی مقاصد اور مثبت اثرات (مثلاً قرآن سے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تعلق، عبادات کا ذوق، خدمتِ خلق، باہمی تعلقات کی خوشگواری وغیرہ) زائل ہونے لگتے ہیں اور شرکاء محفل میں بھی ''مسلکی برادری'' کا احساس حاوی ہونے لگتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بھی ایک سے زیادہ طریقے روایت کیے گئے ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے بقول چونکہ اللہ تعالیٰ کو مطلوب یہ تھا کہ اس کے نبی کے سارے طریقے محفوظ رہیں، چنانچہ مختلف لوگوں نے مختلف طریقوں کو اختیار کر لیا(۱۹)۔ یہ احساس اگر مدرّسات میں پیدا ہو جائے تو نچلی سطح پر ضرور منتقل ہو سکتا ہے۔

محدود مطالعہ، محدودیتِ فکر:

خواتین اپنی ہمہ جہتی مصروفیات میں مطالعے کا بہت موقع فراہم نہیں کر پاتیں، چنانچہ دورہءقرآن مجید ہو یا ہفتہ وار اور پندرہ روزہ قرآن کلاس، مدرّسات عام طور پر محدود مطالعے کے ساتھ تدریس کرتی ہیں۔ صرف 15 سے 20 فیصد خواتین نے بتایا کہ وہ ایک سے زیادہ تفسیر سے تیاری کرتی ہیں، ورنہ 80 فیصد تک خواتین نے نصاب میں ایک تفسیر مقرر کر رکھی ہے۔ اکثر شرکائے درس بھی وہی لے لیتی ہیں۔ بعض اوقات ایک تفسیر میں کوئی نکتہ اجمالاً بیان ہوتا ہے، دوسری میں وہ تفصیل سے آ جاتا ہے۔ یوں ایک تفسیر سے تیاری کرنے سے شرکائے درس اس علم سے محروم رہ جاتے ہیں جو ان کی مدرّسہ کی ذرا زیادہ تیاری سے انھیں آسانی سے حاصل ہو سکتا تھا۔

آج ویسے ہی مذہبی معلم کی معلومات زیادہ وسیع ہونے کی ضرورت ہے۔ زندگی کے مسائل میں جو تنوع ہے، اور اس نے مذہب کے لیے بالعموم جو چیلنج پیدا کیا ہے، اس کا جواب وسعتِ مطالعہ و مشاہدہ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس کی مثال ایک حلقہءدرس میں تب دیکھنے کو ملی جب ایک خاتون نے خواتین کی زیبائش کے کسی معاملے میں سوال کیا۔ مدرّسہ نے ایک لمحے کے توقف کے بغیر بے تکلف جواب دیا ''حرام'' ہے۔ حالانکہ وہ معاملہ مباحات میں سے تھا اور زیادہ مبنی بر احتیاط رائے دی جاتی تو مکروہ وہ تنزیہی کہلا سکتا تھا۔

منہجِ تدریس:

ہمارے دروس قرآن مجید میں طرزِ تدریس اکثر بیانیہ اور خطابی ہے۔ دروس قرآن کی شرکاء میں اگرچہ پڑھی لکھی خواتین بھی ہوتی ہیں لیکن اکثر بڑی عمر کی خواتین کم تعلیم یافتہ ہیں۔ یوں ایک ملے جلے حلقے میں تدریس کو عام فہم ہونا چاہیے اور مجلس کی ذہنی سطح اور ان کے معاملات زندگی سے متعلق رہنمائی پر مشتمل، لیکن شان نزول کی بحثیں، قرنِ اول کے قصے، اور ان کے حوالے سے جذباتی تقاریر بعض اوقات سننے والوں کے اس خیال کو راسخ (جی ہاں، خیال تو پہلے ہی موجود ہے) کرتی ہیں کہ قرآن مجید کسی اور زمانے کی کتاب ہے۔ مثلاً انما المومن اخوۃ کی تفسیر اگر پیش کی جائے کہ مؤاخاۃ مدینہ کی مثال چشم فلک نے نہیں دیکھی۔ تو اس میں عش عش کرنے کا بلاشبہ بہت سامان ہے، لیکن اس کے ساتھ آیت کی تفسیر اگر اس حدیث مبارکہ سے بھی ہو کہ مومن مومن کا بھائی ہے، اس پر ظلم نہیں کرنا، ظلم سہنے کے لیے اسے تنہا نہیں چھوڑتا تو یہ وہ عملی رہنمائی ہے جس کی آج ضرورت ہے۔(۲۰)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطباتِ سیرت وحدیث کی کتب میں موجود ہیں۔مختصر،واضح،مدلل،برمحل،برجستہ اور سادہ مثالوں سے مزین۔کبھی آپؐ نے سوال اٹھائے۔مجمع سے جواب لیا اوراس سے ایک نتیجہ اخذ کرکے انھیں عمل کی راہیں سمجھائیں۔کبھی خودسوال اٹھایا،اورخود ہی جواب دے دیا۔(۲۱)طریق تدریس میں وہاں ایک تنوع ہے جو بیزاری،اونگھ اور جمائی پیدا کرنے کا باعث نہیں بنتا۔جدید طرز تدریس بھی اس بارے میں بہت رہنمائی کرسکتا ہے۔بہرحال یہ حقیقت ہے کہ ہماری مدرّسات اپنی ''جادو بیانی''یا جذباتی اپیل'' کے ذریعے ہی سامعات کو متاثر کرنے کی زیادہ کوشش کرتی نظر آتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اکثر سامعات نے اپنی تجاویز میں لکھا ''مدرّسات کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے فہم کے مطابق درس دیا کریں۔''

دین میں آسانیاں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا تھا کہ جب دو معاملے آپؐ کے سامنے پیش کیے جاتے تو آپ ان میں سے آسان کو اختیار فرماتے تھے۔(۲۲)دور حاضر کے ایک بڑے فقیہ لکھتے ہیں کہ کسی سائل کے جواب میں ''احوط اور ایسر'' میں سے انتخاب کرنا ہو تو ''احوط'' یعنی زیادہ مبنی بر احتیاط فتویٰ کی بجائے ''ایسر'' یعنی زیادہ آسان معاملہ تجویز کرنا چاہیے۔(۲۳)

ہماری معاشرتی زندگی کچھ اس طرح چل رہی ہے کہ دین سے محبت کے باوجود زندگی کے معاملات کا بہت سا حصہ ایسا ہے۔جس کے بارے میں عام لوگوں کو معلومات تک نہیں،عمل تو بعد کی بات ہے۔ضروری ہے کہ یہ معلومات سہولت،آسانی اور تدریج کے ساتھ ان تک پہنچائی جائیں۔ورنہ عام لوگ اس سے بدکنے لگتے ہیں۔حضرت عائشہؓ سے مروری ایک اور حدیث ہے کہ اگر شروع ہی یہ احکام آجاتے کہ شراب نہ پیو اور بدکاری نہ کرو تو لوگ عمل نہ کرپاتے۔لیکن پہلے آخری پاروں کی آیات اتریں جن میں توحید اور آخرت کا بیان تھا۔اور بعد میں دیگر احکام۔(۲۴)

ہماری مدرّسات اکثر اس آسانی اور تدریج کے اصول کا خیال نہیں رکھ پاتیں جس کی شکایت شرکائے درس نے کی کہ ''کچھ چیزیں سمجھ آتی ہیں اور کچھ نہیں''۔مثلاً ایک مدرّسہ نے استیذان کے آداب یوں بتائے گویا گھر کے ہر کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا کر اہل خانہ ایک دوسرے سے بات کرسکیں گے۔یوں پوری محفل پریشان تھی کہ دن بھر یہ ''ہفت خوان'' کون طے کیا کرے گا؟ حقیقت میں اس محفل میں خواتین استیذان کی حکمت سمجھ سکیں نہ احکام۔

یہی معاملہ اکثر اوقات پردہ،زکوٰۃ،احکام طہارت کے بیان میں دیکھا گیا۔حتیٰ کہ تلاوتِ قرآن اور تعلق بالقرآن کے حوالے سے مدرّسہ نے تجویز کیا کہ رمضان میں دن میں فجر کے بعد،اشراق کے بعد،قرآن کلاس میں گیارہ سے ایک بجے کے دوران،پھر ظہر کے بعد،پھر عصر کے بعد اور پھر افطار سے پہلے اور بعد تلاوت کرنی چاہیے۔وہ خواتین جن کی بیسیوں ذمہ داریاں ہیں،دم بخود تھیں کہ نیک دل اور مبارک معمولات میں مصروف مدرّسہ ان کے لیے کیا نسخہ تجویز کررہی ہیں؟

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تفسیرِ قرآن کے لیے آڈیو اور ویڈیو کا استعمال:

ٹیکنالوجی بلا شبہ ایک نعمت ہے اور اپنے فارغ وقت میں اس سے استفادہ خواتین کے لیے سہولت کا باعث ہے۔ وہ گھر کے معمولی کاموں کے ساتھ ساتھ تلاوت، ترجمہ، تفسیر اور درسِ قرآن سے استفادہ کر سکتی ہیں۔ لیکن ملک گیر تنظیمات کے بعض اجتماعی پروگراموں میں بھی صرف کیسٹ سی ڈی سے تدریس کا طریقہ اختیار کیا جانے لگا ہے۔ بتایا گیا کہ تفسیر صرف سی ڈی سے ہوگی، باقی چھوٹے موٹے پروگرام براہ راست ہوتے ہیں۔ عمومی تدریس کے علاوہ دورہ قرآن مجید (رمضان) میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے جہاں شرکائے کلاس کو پورا پارہ مع تفسیر آڈیو سننا ہوتا ہے۔

مشاہدہ یہ ہے کہ اس طریقے میں چونکہ مدرّسات اور سامعات کا براہ راست تعلق قائم نہیں ہو پاتا اور عین موقع پر ذہن میں اٹھنے والے کسی سوال کا جواب حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا، چنانچہ تفہیم اور توجہ دونوں میں کمی رہ جاتی ہے۔ واضح رہے کہ سوالناموں کے جائزوں سے ظاہر ہوا تھا کہ 91 فیصد دروس قرآن میں خواتین خاموش سامع نہیں ہوتیں وہ اپنا سوال مؤخر بھی نہیں کرتیں بلکہ فوراً سوال یا تبصرہ (comment) کر کے اس کی تشفی چاہتی ہیں۔ یہ تشفی اس طریق تدریس میں ہو نہیں پاتی۔

ڈاکٹر گوہر مشتاق (پی ایچ ڈی کیمسٹری) امریکہ میں مقیم ایک دردمند مسلمان ہیں، جو مختلف معاشرتی موضوعات پر سائنس اور اسلام کی روشنی میں کالم لکھتے رہتے ہیں۔ انھوں نے علم دین کے حصول کے لیے ''صرف'' مشینی طریقہ استعمال کرنے پر نقد کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ ''مشینی تدریس استاد اور شاگرد کے براہ راست تعلق میں رکاوٹ ڈالتی ہے اور دونوں کی قوتِ تخیل اور قوتِ تخلیق کو کم کرتی ہے۔'' انھوں نے اس کے لیے ہارورڈ یونیورسٹی میں ہونے والی ایک تحقیقی مثال بھی دی جس کے لیے بچوں کے دو گروپ بنائے گئے۔ ایک نے براہِ راست استاد سے تعلیم حاصل کی اور دوسرے گروہ کو آڈیو اور ویڈیو کے ذریعے تعلیم دی گئی۔ نتیجہ یہ تھا کہ استاد سے سیکھنے والے بچوں میں حقائق کی روشنی میں نتائج نکالنے اور نئے خیالات تخلیق کرنے کی صلاحیت ''کئی گنا'' زیادہ تھی۔ (۲۵) ہارورڈ میں ہونے والی یہ تحقیق دنیاوی تعلیم کے لیے تھی، دینی علوم کا معاملہ تو زیادہ نزاکت رکھتا ہے اور زیادہ احتیاطوں کا تقاضا کرتا ہے۔

دینی احکام میں سے کسی ایک پہلو پر اصرار:

خواتین کے دروس قرآن کے حوالے سے ایک شکایت عام ہے اور بہت پرانی بھی۔ افراد میں یا تنظیمات میں بھی بعض اوقات دین کے کسی خاص معاملے پر اتنا زور دیا جاتا ہے گویا وہ ہی اصلِ دین ہے۔ یہ معاملات عقائد کے بھی ہو سکتے ہیں اور عبادات و معاملات میں بھی۔ مثلاً لاہور کے حلقہ ہائے درس میں گزشتہ چند سالوں سے دیکھنے میں آ رہا ہے کہ اگر کسی تنظیم کے تحت آٹھ یا دس جگہ درس کے حلقے قائم ہیں تو ان کی دعا ایک ہی جگہ رکھی جاتی ہے۔ دورہ ءقرآن کی دعا کے دن احکامِ حجاب خاص طور پر بیان کرنے کے لیے سورہ نور اور سورہ احزاب پر درس رکھ لیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ اس دن کے لیے معمول سے کئی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

گنا زیادہ لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔

حجاب کوئی کم اہم معاملہ نہیں ہے۔لیکن قرآن مجید کی ترتیب توقیفی ہے۔آیاتِ حجاب بھی اسی ترتیب میں دیکھنی چاہئیں،اگر پورے قرآن مجید کا مطالعہ جاری ہے۔نماز،عبادات،ایمانیات اور حلال وحرام کے شعور کے بعد ساتر لباس اور حجاب کا تقاضا خواتین خود سمجھ لیتی ہیں۔خصوصی دعوت پر صرف دعا میں شریک ہونے والی وہ خواتین،جنھوں نے پورا قرآن مجید بھی نہیں سنا،اکثر اس ترتیب سے مضطرب نظر آتی ہیں۔یہ ایک مثال صرف یہ واضح کرنے کے لیے دی گئی کہ تدریج دینی حکمت کا تقاضا ہے اور دین کے کلی فہم کو مدِ نظر رکھنا زیادہ اہم ہے بہ نسبت کسی حکم کو قرآنی ترتیب سے ہٹ کر بیان کرنے کے۔

فہم قرآن کلاسوں کی بہتری کے لیے تجاویز:

شہر لاہور کے جائزے سے جو صورت حال سامنے آئی ہے وہ صرف اسی شہر کی نہیں،تقریباً یہی معاملات ملک بھر کی قرآن کلاسوں میں جاری ہیں۔بعض قرآنی حلقات ایسے بھی ہیں جو ملک گیر تنظیمات نے قائم کیے ہیں۔یہ حلقات دیگر شہروں میں بھی قائم ہیں۔اسی طرح انفرادی کاوشیں بھی ہر جگہ جاری ہیں۔مسائل ومشکلات اور سوالناموں میں شرکاء درس کی تجاویز کی روشنی میں چند نمایاں عملی نکات مختصراً تجویز کیے جا رہے ہیں۔

دین کا فہم کامل:

مدرّسات اور تنظیمات پوری کوشش کریں کہ ان کے حلقہء درس میں دین کا کلّی فہم دینے کی کوشش کی جائے۔قرآن مجید کے معیشت،معاشرت،سیاست،بین الاقوامی تعلقات اور تمدنی ضوابط کے سارے احکام بیک وقت مطلوب ہیں۔ہم خود سے ان کی درجہ بندی کرنے کے مجاز نہیں چنانچہ خواتین میں انفرادی،اجتماعی،ملکی اور بین الاقوامی سطح کی (بطور امت) ذمہ داریوں کا احساس بیدار کرنے کی کوشش کی جائے۔عالمی سطح پر مسلمان جن مسائل میں مبتلا ہیں،ان کے اثرات سے کوئی بھی محفوظ نہیں۔دین کا کلی فہم اس صورت حال میں ہمیں اعتماد اور سر اٹھا کر جینے کا حوصلہ عطا کر سکتا ہے۔

مسلکی معاملات میں وسعت اور رواداری:

دینی حلقوں پر الزامات کی فہرست میں سب سے پہلا عدم برداشت اور رواداری کی کمی کا ہے۔یہ الزام غلط بھی نہیں، لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ہماری مدرّسات کو شاید علم نہیں کہ اس وقت امت کی عالمی سطح کی علمی قیادت ''تلفیق'' کے اصول پر بڑے بڑے معاملوں میں فیصلے دے رہی ہے۔(مثلاً مجمع الفقہ الاسلامی،جدہ وغیرہ(۲۶) خواتین مدرّسات اگر اس اہم اسلامی اصول کو مدنظر رکھیں تو ان کے حلقات مسلمانوں کو فروعی مسائل سے نکال کر ایک امت بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ان کی سامع خواتین رواداری کا یہ جذبہ اپنے پورے گھر کو منتقل کریں گی۔چنانچہ مدرّسات کی ''مہمات'' میں مسلکی تفریق ابھارنا نہیں،بلکہ اس حوالے سے خوشگواری اور برداشت کا احساس ارزاں کرنا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اہل علم اور اہل دین کی پذیرائی:

رواداری اور وسعت خیال پیدا کرنے کا ایک بڑا کامیاب طریقہ لاہور کے چند فورمز forums پر دیکھا گیا کہ مسلکی تفریق کے بغیر گاہے بگاہے اہل علم خواتین وحضرات کو دعوت دی جاتی ہے۔ کسی بڑے پروگرام کی افتتاحی اوراختتامی تقریب میں بطور صدر مجلس یا بطور مہمان مقرر اپنے حلقے سے باہر کے دیگر اہل علم کو مدعو کرنے سے فاصلے کم ہوتے ہیں اور استفادے کے مواقع وسیع تر ہو جاتے ہیں۔

قرآن مجید کے متن سے جڑے رہنا:

قرآن مجید کے متن سے حلقہ قرآن کو جوڑے رکھنا بہت اہم ہے۔ اکثر شرکائے درس خواتین نے مدرّسات کے لیے تجویز کیا کہ وہ to the point بات کیا کریں۔ خاص طور پر جہاں تعلیم قرآن کا معاملہ ہو، یہ اصول اور بھی اہمیت رکھتا ہے۔ برِصغیر میں شاہ ولی اللہ نے اسی طرز تفسیر پر زور دیا ہے اور وجہ یہ بتائی ہے کہ ''طویل تفسیریں، الفاظ قرآن کا مدعا گم کردیتی ہیں۔'' (۲۷)

متن کے قریب رہنے کے حوالے سے شاہ عبدالقادر نے اپنے ترجمہ قرآن ''موضح القرآن'' کے دیباچے میں بڑے سادہ مگر قطعی اور پراثر الفاظ میں لکھا ہے کہ ''بتانے والے بہتیرا بتائیں، جیسا خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آپ بتایا ہے، ویسا کوئی نہیں بتا سکتا اور جیسا اثر اور راہ پانا خدا کے کلام میں ہے، کسی اور کے کلام میں نہیں''۔ (۲۸)
یہ نکتہ اس حوالے سے بھی اہم ترین ہے کہ صرف اسی پر عمل کرلیا جائے تو اوپر بیان کردہ بہت سے مسائل پیدا ہی نہیں ہوں گے۔

حلقۂ درس اور عملی زندگی:

ضروری ہے کہ سامعات کی ذہنی سطح پیش نظر رکھ کر انھیں دین کی بات سمجھائی جائے۔ ان کی روز مرہ زندگی سے مثالیں دی جائیں اور دین کی تطبیق اور اطلاق کے لیے عملی رہنمائی دی جائے۔ اس کتاب ہدایت پر عمل کو قرن اول کی داستانوں کی صورت میں ہی نہ سنایا جائے، بلکہ واضح کیا جائے کہ یہ ہم سب کی زندگی کا لائحۂ عمل ہے۔ لاہور کے مکتبوں پر عالم عرب کی مشہور مصنفہ مدرسہ اور داعیہ دین سمیہ رمضان کی کتاب ''قرآن پر عمل'' عام دستیاب ہے جس میں انھوں نے اپنے حلقہ درس کی ایسی مثالیں اکٹھی کی ہیں کہ قرآن مجید سننے کے بعد خواتین نے کس طرح اسے اپنی عملی زندگی کا حصہ بنایا۔

اصولِ تفسیر سے واقفیت:

یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مدرّسات کے اندر قرآن مجید کے بنیادی علوم مثلاً اصول تفسیر، ناسخ ومنسوخ، شان نزول اور اس کی اہمیت، قرآنی احکام کے عموم وخصوص کی بنیادی واقفیت پیدا کی جائے۔ منسوخ آیات قرآن مجید میں بہت کم

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہیں، لیکن اس کے باوجود کئی سال سے تدریس سے وابستہ خواتین بھی ان معاملات میں غلطیاں کرتی نظر آتی ہیں۔

تدریج اور تسہیل:

تدریج، احکام دین کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کی بہت خوبصورت مثال دی ہے کہ مکی زندگی میں توحید، آخرت اور عذاب وثواب کے تصورات پہلے ذہن میں بٹھا دیئے گئے، پھر بعد میں احکام حلال وحرام نازل ہوئے۔ بلاشبہ اخلاص اور دل سوزی، دینی اور دعوتی جوش کے ساتھ جذباتی تحریک کے ذریعے دینی احکام خاص طور پر اصولِ معاشرت وغیرہ پر عمل کے لیے لوگوں کو فوری آمادہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن تدریج کی حکمت کو ملحوظ رکھے بغیر عمل میں یکلخت تبدیلی کے تقاضے کے لیے شدت کا رویہ اختیار کر لینا مناسب نہیں۔ جو خواتین اس طرح کی جذباتی تبدیلیاں اختیار کرتی ہیں، عام طور پر وہ دیرپا ثابت نہیں ہوتیں۔ اس کے مقابلے میں عقل واستدلال کے زور پر اور افرادِ خانہ کو کسی درجے میں قائل کر کے اخلاق ومعاملات کی تبدیلیاں زیادہ پائیدار اور دوسروں کے حق میں بھی زیادہ اثر کرنے والی ہوتی ہیں۔

معاشرتی احکام ویسے بھی دین کا وہ حصہ ہیں جہاں ایمانیات اور عبادات کے برعکس وسیع گنجائش اور حالات وظروف اور عرف وعادت کا لحاظ رکھنے کے مواقع شریعت میں بڑی فراخی کے ساتھ مہیا کیے گئے ہیں۔ ضروری ہے کہ اہل علم خواتین، عام خواتین کو دینی تعلیم مہیا کرتے ہوئے شرعی سہولتوں اور آسانیوں کو پیش نظر رکھیں۔ اہم اور اہم تر مقاصد سامنے رکھیں تاکہ تدریس قرآن کے اہتمام سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کیے جاسکیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حواشی وحوالہ جات

۱۔ محمد بن اسمٰعیل، صحیح بخاری، کتاب العلم، باب ھل یجعل للنساء یوما، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض، ۱۹۹۹ء، حدیث ۱۱۰۱

۲۔ محمد بن احمد الانصاری، القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، دارالحدیث، قاھرہ ۲۰۰۲ء، ۴۶۱/۶

۳۔ الاحزاب ۳۳:۳۴

۴۔ محمد بن سعد بن منیع، الطبقات الکبریٰ، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ۸، ۲۶۹/۷-۳۱۷

۵۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، دارالجیل، بیروت ۱۹۹۲ء، ۱۸۸۳/۴

۶۔ محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، باب من سورۃ البقرۃ، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض، ۱۹۹۹ء، حدیث، ۸۲۲۹

۷۔ مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واہلہا، باب اثبات الحساب، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض ۲۰۰۰ء، حدیث، ۷۲۲۵-۷۲۲۷

۸۔ محمد بن سعد بن منیع الزھری، الطبقات الکبریٰ، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۹۵ء

۹۔ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الترمذی، الجامع، باب ماجاء فی ذھاب العلم، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض، ۱۹۹۹ء حدیث ۲۶۵۳

۱۰۔ ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت وعزیمت، مجلس نشریات اسلام، کراچی، ۱۴۹/۵

۱۱۔ ایضا، ۳۵۶/۵

۱۲۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب لاہور، ۱۹۷۵ء، ۶۳۵/۱۱

۱۳۔ ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت وعزیمت، مجلس نشریات اسلام، کراچی، ۲۲۷/۶

۱۴۔ معلوماتی بروشر، فہم القرآن انسٹی ٹیوٹ، لاہور

۱۵۔ www.minhajsisters.com

۱۶۔ www.alhudapk.com

۱۷۔ www.alnoorpk.com

۱۸۔ www.hamnacenter.org/www.zaynabacademy.org

۱۹۔ ڈاکٹر حمیداللہ، خطبات بہاولپور، بیکن بکس، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۴۵

۲۰۔ ترمذی، الجامع، باب ماجاء فی الستر علی المسلم، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض، ۱۹۹۹ء، حدیث، ۱۴۲۶

۲۱۔ ڈاکٹر خالد علوی، انسان کامل، الفیصل ناشران کتب، اردو بازار لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۲۱۶

۲۲۔ محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح، کتاب الادب، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض، ۱۹۹۹ء، حدیث ۶۱۲۶

۲۳۔ یوسف القرضاوی، دین میں ترجیحات، ادارہ منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور، ۲۰۰۸ء، ص ۱۲۳

۲۴۔ محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح، کتاب فضائل القرآن، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض، ۱۹۹۹ء، حدیث ۴۹۹۳

۲۵۔ ڈاکٹر گوہر مشتاق، معرکہ روح وبدن، ادارہ بتول، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۳۳

۲۶۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، الفیصل ناشران کتب، اردو بازار، لاہور، ص ۵۳۳

۲۷۔ الفوز الکبیر، قرآن محل، مولوی مسافر خانہ، کراچی، ۱۹۸۹ء، ص ۴۵

۲۸۔ مقدمہ موضح القرآن، تاج کمپنی، لاہور، س۔ن، ص ا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.